تاریخ کا ایک ورق

خواجہ کمال الدین صاحب کا سفر مصر

اور

اُسکا احمدیت سے انکار

(بقیہ نمبر اول) سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم مورخہ ۲۱ ر اکتوبر ۲۳ء کالم ۲

خواجہ صاحب کے سفر مصر اور سفر حج کے سیاسی اغراض کے متعلق ایک مبسوط سلسلہ مضامین میرے پاس آیا ہے۔ لیکن مینے سردست اس مضمون کے ان حصوں کو شائع کرنا پسند نہیں کیا جو خواجہ صاحب کی سیاسی زندگی پر روشنی ڈالتے ہیں۔ خواجہ خود ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔ اور بد قسمتی سے وہ ایسے وقت تشریف لائے کہ مرحوم خواجہ جمال کا ذکر صدمہ ہے

اور ہم مصر کو خود بھی محسوس کرتے ہیں۔ اسلئے میں نہیں چاہتا کہ انہیں زیادہ فکرمند ہونے دوں۔ علاوہ بریں زمیندار نے جو بحث شروع کی ہے خواجہ صاحب کا اس کے متعلق کوئی نہ کوئی بیان ضرور شائع ہوگا۔ اسلئے میں اسکا انتظار بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ سردست مضمون بالا سے پہلے نمبر کا بقیہ حصہ درج کر دوں۔ (ایڈیٹر)

اور اتنے میں خواجہ صاحب نماز پڑھ کر آگئے۔ اور مجھکو کہا کہ میں صبح ۹ بجے تک فارغ ہوتا ہوں۔ آپ نے آنا ہو تو آسکتے ہیں۔ مینے کہا بہت اچھا حاضر ہونگا۔ عرب صاحب کہتے رہے کہ مینے بہت خواجہ صاحب سے ذکر کیا تھا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس شخص صاحب کو مجھکو اسٹیشن پر کیوں نہیں کہا۔ کہ میں فلاں ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خواجہ صاحب کو میرے ملنے سے کسی قدر خوشی ضرور ہوئی۔ مینے خواجہ صاحب سے دعوت کے لئے کہا تو خواجہ صاحب نے کہا

"کہ ادھر آگئے ہیں یہاں دعوتوں پر یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں۔ اب کس کی دعوت کھائیں۔ اور کس کی نہ کھائیں"۔ مینے کہا نہیں خواجہ صاحب میں مصریوں سے دو ہی ہوں۔ تو خواجہ صاحب نے کہا کہ یہ تو سچ ہے مگر اس کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کہکر خواجہ صاحب اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

خواجہ صاحب کا لیکچر ہوا۔ لیکچر انگریزی کا ہی تھا۔ بہت جوش سے لیکچر ہوا۔ جیسے ان کی عادت ہے۔ لوگ انگریزی داں تو بہت کم تھے۔ تاہم تالیاں بہت بجتی رہیں۔ خواجہ صاحب نے حسب معمول قرآن کریم کی آیات غلط پڑھیں۔ مگر لیکچر میں تعلیاں اسقدر تھیں۔ کہ میں تم سے بہتر قرآن کی تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ اور بیان کر سکتا ہوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ لیکچر ٹیچنگ آف اسلام سے لیا ہوا تھا۔ الغرض یہ جلسہ رات کو نو دس بجے ختم ہوا۔ رات کا کھانا خواجہ صاحب کا دوست اور احمد بیگ نجیب برادہ وکیل کے ہاں تھا۔ وہاں بھی خواجہ صاحب نے مختصر سی تقریر کی۔

۷ر جون ۱۹۲۳ء

۷ر جون سنہ ۱۹۲۳ء کو ہم بعض دوستوں کے ساتھ مصر جدید میں خواجہ صاحب کے پاس احسان بے بکری صاحب کے مکان میں گئے۔ مکان ایک عالیشان عمارت تھی جس میں مختصر سا باغیچہ بھی ہے۔ فرنیچر بہت عمدہ تھا۔ ہم رونقۃ الاستقبال میں بیٹھے حتی کہ خواجہ صاحب آگئے۔ خواجہ صاحب سے کیا باتیں ہوئیں۔ مینے وہ لکھی نہیں تھیں۔ تاہم وہ کلام یہی تھا جو میں لکھ رہا ہوں۔ اس سے کوئی بات کم ہوگی۔ انشاءاللہ زیادہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ آوازیں میرے کان میں گونج رہی ہیں۔

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا)

میںنے کہا خواجہ صاحب اب آپ کی صحت کیسی ہے۔ کہا کہ الحمد للہ اب آگے کی نسبت بہت اچھی ہے۔ اس کے بعد خواجہ صاحب نے اپنے بیمار ہونے اور سفر ہندوستان کا سارا قصہ سُنایا۔ اور بتلایا کہ تھوڑا سا کام کرنے سے اعصابی دورے شروع ہو جاتے تھے۔ باوجود اس کے میں کام کرتا رہا۔ ڈاکٹر مجھ کو بہت منع کرتے رہے مگر میں کسی کا نوکر تو تھا ہی نہیں میں تو اپنے شوق سے کرتا تھا۔ اب طبیعت ایسی ہو گئی ہے کہ اس کے سوا آرام ہی نہیں آتا۔

مجھ کو یورپ میں ایک ڈاکٹر نے کہا کہ تم کو آرام کرنا چاہیئے۔ اور کوئی اپنے لئے مونس تلاش کرنا چاہیئے۔ اس سے اس کی مراد تو کچھ اور ہی تھی۔ مگر میںنے کہا کہ اچھا لنڈن جا کر انتظام کرونگا۔ اس نے کہا کہ کیا انتظام کرو گے۔ میں نے کہا کہ ساٹھ سالہ بوڑھا ہے اس کی صحبت میں گزاروں گا۔ تو وہ ہنسنے لگا۔ میں نے کہا کہ اس سے ... کچھ نہیں رکھتا۔

قوا بالکل ضعیف ہوتے جاتے تھے۔ کچھ علاج کیا کچھ نہ بنا۔ آخر ایک نسخہ ایک ایرانی کتاب میں سے ملا۔ اس نسخے کو کوئی ڈاکٹر بنا کر نہ دیتا تھا۔ اس کے بعض اجزا بڑے خطرناک تھے۔ آخر میںنے اس کو بنانا شروع کیا۔ وہ تو نہ بنا کچھ اور ہی بن گیا۔ عبدالمحی کہنے لگا کہ لاؤ میں کھاتا ہوں۔ اس نے کھانا شروع کیا۔ ہم تو خیال کرتے تھے کہ مر جائیگا مگر اس نے اس قسم کا تغیر پیدا کیا کہ اس کے سر کے سب بال سفید تھے اور اسی طرح داڑھی کے اس نے اس کے بال بھی سیاہ کر دیئے۔ اور یہ ایک ہفتہ میں اسقدر بڑھنے لگا کہ خیال پیدا ہوا کہ اسکا جسم پھٹ جائیگا۔ تب وہ چھوڑا دیا۔ میںنے وہ بھی استعمال کیا۔ اس سے بہت فائدہ ہوا۔ اسیطرح ایک دفعہ میں جرمنی میں تھا۔ وہاں ایک ڈاکٹر کی نسبت پڑھا کہ وہ از سر نو انسان کو جوان بنا دیتا ہے معلوم ہوا کہ بندر کی غدود جسم میں ڈالتا ہے۔ یعنی بندر کی غدود۔ میںنے علاج کرانے سے انکار کر دیا۔ اور خدا سے دعا کی کہ مولیٰ یہ کر سکتا ہے تو کیا تو نہیں کر سکتا اور کہا کہ میرا ایک نظریہ ہے کہ انسان جس قسم کی غذا کھاتا ہے اسی قسم کے اسکے عادات ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میںنے علاج نہ کرایا۔ اور اسوجہ سے میں خنزیر کو حرام خیال کرتا ہوں۔

اس کے بعد خواجہ صاحب نے اپنے لیکچروں اور مضامین اور تصانیف کا ذکر کیا کہ میںنے اس قدر تصانیف گذشتہ چھ ماہ میں کی ہیں۔ پھر خواجہ صاحب سے میںنے کہا کہ اصل میں اب آپ کو آرام کرنا چاہیئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ آرام کرنا نہیں چاہتے۔ خواجہ صاحب نے اس پر کہا۔ یہ حقیقت نہیں ہے۔ میںنے ایک دفعہ دعا کی کہ مولا یہ کیا مصیبت ہے کہ ہم ہی ساری دنیا کے ٹھیکیدار ہیں۔ یہ مصیبت ہمارے گلے سے نکل گئی یا نہیں۔ تو میںنے رویا میں دیکھا۔ اس سے تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ جیسے لاہور میں لکڑیاں ڈھونے کے ریڑھو ہوتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک ریڑھو ہے۔ اور اسپر بوجھ لدا ہوا ہے۔ اور وہ میرے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ اس سے مجھ کو سخت تکلیف ہے۔ مگر میں اس کو کھینچ رہا ہوں۔ کھینچتے کھینچتے تھک گیا ہوں تو میں کہتا ہوں کہ مولا مجھ کو آرام ملیگا یا نہیں۔ تو دیکھا کہ بعض ملائکہ ہیں وہ ہنس رہے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ چلو آگے چلکر تمکو آرام ملیگا۔ پھر میںنے دیکھا کہ ایک سبزہ زار ہے۔ وہاں ایک قبر ہے جس میں پڑا ہوں۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ آرام کی جگہ ہے۔ میںنے کہا کہ خوب۔

خواجہ صاحب کے خواب کی تعبیر تو میں آگے چلکر کرونگا۔ یہاں صرف ان مکالمات کا ذکر ہی مناسب ہے۔ یورپ کے متعلق خواجہ صاحب ذکر کرتے رہے کہ یورپ میں ہمنے خدا کے فضل سے بڑا کام کیا ہے۔ اب تو یورپ کا ہر ایک بڑا حصہ ایسا ہے جو یہ کہنے لگ گیا ہے کہ مسیح انسان تھا۔ اور بعض نے تو یہاں تک کہدیا کہ وہ یہودی تھا۔ سر ولیوں کے لئے آیا تھا۔ میںنے کہا کہ خواجہ صاحب کب تک عیسائی مذہب کا خاتمہ ہو گا۔ کہنے لگے کہ سچ تو یہ ہے جو میں نے لکھ دیا ہے ایک صدی میں یہ مذہب مٹ جائیگا۔

اس کے بعد اس لیکچر کا ذکر آیا جس میں کہا کہ آپ کا لیکچر زبردست تھا۔ میںنے منافقت سے نہیں کہا بلکہ حقیقتًا بحیثیت لیکچر کے کہا کہ زبردست تھا لیکن خود وہ سب مسیح موعود اور اس کے خلیفہ اول کے دستر خوان کے تھے۔ تو جسکا اپنا تو کچھ بھی نہ تھا۔

خواجہ نے کہا اچھا ایک بتاؤں میں اب عرصے سے لیکچر دیتا دیتا عادی ہو گیا ہوں۔ کہ جب لیکچر دیتا ہوں۔ تو لوگوں کے چہروں کو پڑھ جاتا ہوں۔ سب لوگ جو بڑا لیکچر سمجھتے تھے۔ وہ تو خوش ہوتے تھے مگر جو نہیں سمجھتے وہ کیوں خوش ہو رہے تھے۔ اور تالیاں بجاتے تھے۔ میںنے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ یہاں ان لوگوں کو خیال ہے کہ ہندوستان جاہل ملک ہے آپ کے لیکچر کو سُنکر اور پھر الفاظ کی روانگی سے لوگ پتہ لگا لیتے تھے۔ وہ لوگ خوش ہو رہے تھے کہ ہندوستانی لوگ ایسے جاہل ہیں۔ میرے دوست شیخ ظہیر الدین احمد صاحب حیدر آبادی نے کہا کہ آپ نے تو لوگوں کو ڈرا دیا ہے۔ اسقدر باتیں کر چکے تھے۔ کہ احسان بے صاحب نے خواجہ صاحب کو باہر چلنے کے لئے کہا۔ اور لارڈ ہیڈلے بھی آ گئے۔ ہم سے مصافحہ کیا تھوڑی تھوڑی اردو لارڈ موصوف بولتے تھے۔ میں نے خواجہ صاحب سے کہا کہ خواجہ صاحب میں آپ کے کامیاب من مانے استقبال پر مبارکباد دیتا ہوں۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ مجھ کو ان مصریوں نے پوچھا کہ کیا تمکو امید تھی کہ اس قسم کا میرا استقبال ہو گا میںنے کہا کہ یہ بات تم مجھ سے پوچھتے ہو۔ جاؤ جا کر لارڈ ہیڈلے سے پوچھو۔ میں تو جہاں گیا میرا ایسا ہی استقبال ہوا۔ ہندوستان۔ یورپ۔ رنگون۔ برما۔ جاوا وغیرہ میں مسلمان ہیں۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسیطرح کریں۔ اور جو نہیں کرتا میں اسکو مسلمان ہی نہیں جانتا۔ تو وہ خاموش ہو گئے۔"

میںنے پھر خواجہ صاحب کو دعوت کے لئے کہا تو انھوں نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ یہ لوگ آپس ہی میں جھگڑتے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کے بعد خواجہ صاحب اُٹھے اور ہنسکر کہا کہ ایک بات میں الگ کرتا ہوں۔ وہ مجھ کو دوسرے کمرے میں لے گئے جہاں وہ سوتے تھے۔ کمرہ آراستہ تھا۔ میاں نے کہا کہ میں اس لحاظ سے کہتا ہوں۔ کہ عام خاص ہو کے شریف مکہ کی طبیعت اور قسم کی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ لارڈ کو حج سے روک دے۔ تو اسکا اثر تمام مسلمانوں پر بُرا پڑے۔ وہ آ گئے تو شریف صاحب کو روک چکا ہے۔ خواجہ نے کہا میں یہ سب کچھ جانتا تھا۔ ہم یہ سوچ سمجھ کے گئے چلے تھے۔ ہمارے نام شریف مکہ کی ایک چٹھی اور کونسل انگریزی کی چٹھی آ چکی ہے۔ کہ آ جاؤ۔ اور اس کے بعد ... سب کے لئے لکھ دیا ہے کیا احترام اللہ۔

یہ وہ گفتگو ہے اور اسکا سارا مضمون ہے جب بیلی دن ہوئی۔ مجھ کو یقین ہے بلا دعویٰ ہے کہ اگر کوئی لفظ میں بھول گیا ہوں۔ تو الگ بات ہے۔ اور ... میں کوئی لفظ میںنے اپنی طرف سے زیادہ نہیں کہا اس کے بعد ہم شہر کو آنے لگے۔ تو خواجہ صاحب نے کہا کہ کل بھی اسوقت فارغ ہوں۔ اگر آنا ہو تو آجائیں میںنے شکریہ ادا کیا اور چلے آئے خواجہ صاحب اہرام دیکھنے چلے گئے۔

۸ رجون سنہ ۱۹۲۳ء

دوسرے دن یعنی ۸ جون کو صبح کو میں نے رخو یم شیخ محمد یوسف کے ساتھ کیا۔ خواجہ صاحب ایک شخص سے گفتگو میں مصروف تھے۔ ہم عزیز عبدالمحی صاحب سے گفتگو کرتے رہے۔ خواجہ صاحب وہاں سے اُٹھا کر اندر کھانے کی میز پر جا بیٹھے۔ اور وہاں سے آ کر ہمارے پاس بیٹھے تھے۔ کہ شریف مکہ کا سرکاری مندوب شریف کی منشاء کے ماتحت لارڈ ہیڈلے سے ملنے کے لئے آیا۔ اور خواجہ صاحب کو اٹھ کر اس کے پاس جانا پڑا۔ عزیز عبدالمحی صاحب کی باتیں پُر لطف تھیں۔ اس لئے ہمنے وہاں سے اوٹھنا پسند نہ کیا۔

چونکہ گیارہ بجے لارڈ صاحب اسکندریہ جا رہے تھے۔ اس لئے ہم آ گئے۔ اور گیارہ بجے خواجہ صاحب سے اسٹیشن پر ملاقات کی۔ جہاں خواجہ صاحب

…ونسلوں کے انتخاب میں ہماری شمولیت

…ہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ایثار

…حکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں اعلان کیا تھا۔ کہ چوہدری ظفر اللہ …صاحب بیرسٹر لاہور جو احمدیہ جماعت کے ایک قابل اور مایہ ناز …ان ہیں۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں گورداسپور۔ فیروز پور۔ لاہور اور …رت سر کی طرف سے امیدوار ہوں گے۔

…ی اشاعت میں میں نے یہ بھی ظاہر کر دیا تھا۔ کہ چوہدری …حب فی الحقیقت ایسی قابلیت کے نوجوان ہیں۔ کہ وہ …مانوں کے ایک نمائندہ کی حیثیت سے جائیں

…ہدری صاحب کا اس موقعہ پر اپنی خدمات کو پیش کرنا …ے ایثار اور قربانی ہے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ کونسلوں … اجلاس دہلی یا شملہ پر ہوں گے۔ اور ایام اجلاس میں …ن کو اپنے مرکز لاہور سے دور رہنا پڑے گا۔ اور …س طرح ان کی قانونی پریکٹس پر اس کا اثر لازمی ہے۔ …ن وہ اس قسم کے تمام مفاد کو محض اس لئے ترک کر رہے …ادہ ہیں۔ کہ

…ملک اور قوم کی خدمت ہو سکے

…مدی جماعت کے جو تمام وہ ٹران اضلاع میں ہیں …ن کا فرض بہت نازک اور اہم ہے۔ اس لئے کہ ان …لازم ہے۔ کہ وہ دوسرے رائے دہندگان کو یہ …ائیں۔ کہ کونسلوں میں کس قسم کے آدمیوں کو پہنچنا …ہیئے۔ اس وقت کئی لوگ بطور امیدوار کے کھڑے …ں۔ اور وہ اپنی جگہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ …میاب ہوں ہم کو ان کے متعلق کچھ بھی نہیں کہنا …ہم کو صرف رائے دہندگان کو یہ بتانا ہے۔ کہ

…ونسل میں ان کا بہترین قائم مقام کون ہو سکتا ہے؟

…بات بالکل ظاہر ہے۔ اور ہر دوست و دشمن کو …س کا اعتراف ہے۔ کہ ہماری جماعت تبلیغی جماعت …ے۔ اور ہماری تبلیغی ضرورتیں اس قدر ہیں۔ کہ …س قدر آدمی ہمیں میسر آسکیں وہ کم ہیں۔ لیکن اب …سلام پر جو حملہ شروع ہوا ہے۔ مذہب کو سیاست … رنگ دے کر کیا گیا ہے۔ سنگھٹن اور شدھی کی …تحریک موجودہ صورت میں بالکل سیاسی تحریک ہے۔ …طوں میں برادرانِ وطن کا جو عنصر جا رہا ہے۔ …ر۔ جو بھی پروگرام انہوں نے طیار کیا ہے۔ اس … نتائج کیا ہوں گے۔ اس کے متعلق کچھ کہنا قبل از …ہے۔ بہر حال اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کی …حفاظت کا جو حق اور فرض ہر مسلمان پر عاید ہوتا ہے

اس نے سلسلہ احمدیہ کو مجبور کیا ہے کہ وہ اپنے ایک نمائندہ کو بھیجے۔ اس مقصد کے لئے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے پیشہ کے لحاظ سے اپنے مفاد کو قربان کر کے اپنی خدمات کو پیش کر دیا۔ جب انہیں اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے کہا گیا ہے۔ ان اضلاع کے سمجھ دار اور فہیم طبقہ کی رائے یہی ہے۔ کہ چوہدری صاحب کو ووٹ دئے جاویں۔ لاہور کے شیعہ فرقہ کے مجتہد علامہ حائری صاحب باوجودیکہ وہ مذہبی طور پر ہمارے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن اس مشترکہ مقصد کے لئے اپنی جماعت کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ چوہدری صاحب کے حق میں رائے دیں۔ اور چوہدری صاحب نے نہایت دیانت کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ان کے حقوق کی حفاظت کریں گے ہم کو اللہ کے فضل سے کامل یقین ہے اور ہم تمام مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر چوہدری صاحب کو ملک و ملت کی خدمت کا موقعہ ملا۔ تو وہ اپنے فرائض کو پوری دیانت اور وفاداری سے ادا کرنے کی خداتعالیٰ سے توفیق پائیں گے۔

بہر حال منشدرجہ بالا اضلاع کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ چوہدری صاحب کے لئے رائے دہندگان کو تحریک کریں۔

علامہ حائری کی چٹھی حسب ذیل ہے۔

باسمہ سبحانہ

جملہ حضرات سادات عظام و مومنین کرام کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ محامد نصاب جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بی اے ایل ایل بی۔ بیرسٹر ایٹ لا اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ممدوح نے مجھ سے تحریری وعدہ کیا ہے۔ اور مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ اگر ممدوح لیجسلیٹو اسمبلی کی ممبری میں کامیاب ہو گئے تو وہ انشاء اللہ ہماری شیعہ قوم کے حقوق کی پوری نگہداشت کریں گے۔ اور ایسا کرنا ہر وقت ان کا فرض ہوگا۔

اس لئے حضرت شیعیان اضلاع لاہور۔ امرت سر فیروز پور۔ گورداسپور کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی شیعہ انجمنوں کے ذریعہ اور بوساطت سے جملہ ووٹ ممدوح کو دیں۔ تاکہ وہ حسب تحریری وعدہ جو میرے پاس موجود ہے۔ شیعہ حقوق کی حفاظت کے ذمہ دار ہو سکیں۔ زیادہ ایں کرم اللہ و ایں کرم ملتمسات

علی الحائری القمی

لیجسلیٹو اسمبلی کا ایک احمدی امیدوار

یہ خبر نہایت مسرت و خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا جو لاہور کے مشہور وکلاء میں سے ہیں۔ اضلاع ضلع لاہور امرت سر۔ گورداسپور اور فیروز پور کی طرف سے لیجسلیٹو اسمبلی یعنی وائسرائے کی مجلس قانونی کے امیدوار کے طور پر کھڑے ہوئے ہیں۔ جناب چوہدری صاحب موصوف نہایت صالح۔ با اخلاق۔ قابل اور پرجوش مسلمان ہیں۔ آپ کی قانونی قابلیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ لندن کے امتحان بی ایل میں آپ سب سے اول رہے تھے۔ اور پنجاب بھر میں آپ کی قانونی قابلیت اور فصیح بیانی مسلمہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے بعض نہایت سنجیدہ مقدمات میں آپ نے نہایت قابلیت سے کام کیا۔ اور کامیابی حاصل کی۔ چنانچہ مدر اس امرتسر گوجرانوالہ کے مقدمات اس پر شاہد ہیں۔ گذشتہ دنوں میں جب امرت سر کی شورش میں مسلمان گرفتار کئے گئے تھے۔ تو چوہدری صاحب ان کے مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے رہے۔ اور ان کی امداد کرتے رہے۔

چوہدری صاحب پریکٹس کے علاوہ آجکل گورنمنٹ کالج کے پروفیسر بھی ہیں۔ اور اس سے پہلے چوہدری شہاب الدین صاحب کے مشہور و معروف قانونی رسالے کے فرائض ادارت بھی نہایت خوش اسلوبی اور قابلیت سے انجام دے چکے ہیں۔ غرض کیا بلحاظ اخلاق اور شریفانہ سیرت کے اور کیا بلحاظ علمی قابلیت اور قانونی مہارت کے آپ امپیریل کونسل کی ممبری کے بالکل مناسب و موزون ہیں اگرچہ مالی لحاظ سے آپ کو اس سے نقصان ہی ہوگا لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ آپ ملک اور مسلمانوں کی بہترین خدمات بجا لا سکیں گے۔ جن کے آپ ہر طرح اہل ہیں۔ اس سے سب مسلمان بمصداق آیت کریمہ ان تؤدوا الامانات الی اھلھا۔ آپ کی کامیابی کی کوشش کریں۔

کل شام جب حضرت امیر سے اس معاملہ میں ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ کہ چوہدری صاحب موصوف کے لئے نہ صرف پیغام صلح میں اعلان ہونا چاہیئے۔ بلکہ احباب کو یوں بھی امداد کرنی چاہیئے۔ اس لئے سب احمدی احباب چوہدری صاحب کی خوبیاں اور اوصاف لوگوں پر ظاہر کر کے ان کو قومی اور ملکی خدمت کا موقعہ دیں جس کے لئے وہ محض ہمدردی خلق کی وجہ سے تیار ہوئے ہیں۔

(پیغام صلح)

صلح کے شہزادہ کی جماعت صلح کی علمبردار

۲۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کو سلسلہ کے اس عظیم الشان مقصد کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے لئے خدا نے اسے قائم کیا ہے۔ وہ مقصد کیا ہے۔

دنیا میں امن اور صلح کی رَو پیدا کرنا

یہ خطبہ اپنے وقت پر شائع ہو جائے گا۔ اس خطبہ کی روشنی اور رہنمائی میں جماعت کے سامنے اس مقصد کو رکھتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پہلی مرتبہ اس صدا کو بلند نہیں کیا بلکہ جب سے خدا تعالیٰ نے آپ کو اس منصب پر فائز فرمایا ہے۔ آپ نے مختلف رنگوں میں اپنی جماعت اور دوسری اقوام کو اسی مقصد کی طرف رہنمائی کی ہے۔ لیکن جیسا کہ اندھی دنیا کا طرز عمل ہے۔ ایسی مخلصانہ صدائیں ابتداءً ہوا میں گونج کر رہ جاتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی پاک جماعتوں سے بغض و کینہ کے جذبات ابھر کر لوگوں کو راستی سے فائدہ اٹھانے میں روک ہو جاتے ہیں۔ تاہم یہ پاک گروہ اپنی آواز کو بلند کرنے میں نہیں رکتا۔

اس وقت ہندوستان ہی نہیں تمام دنیا کی جو حالت ہو رہی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ امن اور اطمینان اٹھ گیا ہے۔ بے چینی اور اضطراب عام ہو رہا ہے۔ کہیں اقتصادی مشکلات نے ملک کو خطرہ میں ڈال دیا ہے اور کسی جگہ خانہ جنگی نے پریشان کر رکھا ہے۔ اور کہیں زلازل اور دیگر آفات ارضی و سماوی نے ایک گھبراہٹ پھیلا رکھی ہے۔ غرض

ہمہ آفاق از فتنہ و شر مے بینم

کا نمونہ نظر آتا ہے۔

ہندوستان کی سیاسیات میں جو لہریں اٹھ رہی ہیں۔ وہ نہایت خطرناک شکل دے رہی ہیں۔ اور اب مذہبی ہیجان کی شکل میں سیاسی اغراض نمودار ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم اور آپ کی جماعت کے زمرہ میں ہیں۔ اس امر کے لئے ذمہ وار ہیں۔ کہ

دنیا میں امن اور صلح کی رَو پیدا کریں

اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو شہزادہ امن اور سلامتی کا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے۔ یہ سوال نہایت اہم اور تفصیل طلب ہے۔ کہ ہم صلح کے علمبردار ہو کر کس طرح پر اس رَو کو پیدا کر سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں اور آپ کے ملفوظات اس بارے میں ہماری کامل رہنمائی کرتی ہیں۔ اور حضرت امام اپنے ارادوں میں خدا کے فضل سے کامیاب ہو۔ آمین

صلح اور امن کیونکر پیدا ہو جا سکتے ہیں

کچھ شک نہیں۔ کہ ہماری جماعت ایک خالص مذہبی جماعت ہے۔ اور عام طور پر صلح اور امن کے الفاظ سیاسی جدوجہد کے نتائج سمجھے جاتے ہیں۔ مگر یہ غلط ہے۔ اگر دنیا میں ایک صادق اور واقعی مذہبی انسانوں کی زندگی شروع ہو جائے۔ تو دنیا میں امن ہو جاتا ہے۔ اور مذہب کی حقیقی اتباع اور پابندی ہی اس آگ کو بجھا سکتی ہے۔ اس کے لئے دنیا کی تاریخ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر ملک میں ایک آگ لگی ہوئی تھی۔ باہم خونریزی اور انتقام کا جذبہ اس قدر ترقی کر چکا تھا۔ کہ اس کو مذہبی اصول قرار دے دیا تھا۔ کہ خون کا بدلہ لیا جاوے مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت فی الحقیقت رحمۃ للعالمین کی بعثت تھی۔ کہ آپ نے ایک ایسی جماعت طیار کر دی۔ کہ جو باوجود غیرت اور حمیت کے پاک جذبات رکھنے کے انتقام کو عفو سے تبدیل کرنے پر قادر تھے۔ ان کی مذہبی پابندی نے ملک کی مذہبی۔ سیاسی۔ اقتصادی اخلاقی تمام حالتوں میں ایک قابل رشک اور واجب العمل تغیر پیدا کر دیا۔

اسی طرح پر اس وقت کچھ شک نہیں کہ قومیں قوموں پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ مذاہب کی باہم ایک جنگ شروع ہے۔ اور افراد کے درمیان منافقات کا سلسلہ جاری ہے۔ حکومت اور رعایا کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ حالت خطرناک اور افسوسناک ہو رہی ہے۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے مایوسی کی کوئی جگہ نہیں۔ اور مومن مایوس ہو بھی نہیں سکتا۔

آؤ! ہم صلح کا پیغام لیکر اٹھ کھڑے ہوں

بے شک ہماری آواز کمزور ہو گی۔ ہونے دو! اس کا فکر نہیں۔ کیا! تم نہیں جانتے کہ پانی کا ایک قطرہ جو تواتر کے ساتھ ایک پتھر پر گرتا ہے۔ آخر اس کو توڑ کر اپنا راستہ بنا لیتا ہے۔ پھر جو آواز عمل کے ساتھ مل کر نکلے گی۔ وہ آخر ایک گونج پیدا کئے بغیر نہ رہے گی۔ تم جانتے ہو۔ کہ

ہمارا امام پیغام صلح دے چکا ہے

پھر کیوں ہم اس پیغام کی تجدید نہ کریں۔ کیوں اس میثاق کو مضبوط (اور عملی صورت میں لانے کی کوشش نہ کریں؟ خود یہ جماعت جو حزب اللہ کہلانے کا حق رکھتی ہے۔ مختلف خیال مختلف مذاق اور مختلف طبقہ اور قبائل اور شعوب سے بنی ہے۔ مگر کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا کی مشیت نے اپنی رسی (حبل اللہ) کے ذریعہ ان کو متحد کر دیا ہے پھر کیوں یہ یقین نہیں ہو سکتا کہ اگر یہ

قوت دوسروں کو متحد کرنا چاہے تو ضرور کریگی

حضرت خلیفۃ المسیح کی توجہ اس طرف ان ایام میں خصوصیت سے ہے۔ گزشتہ دو جمعوں سے جو خطبات پڑھے جا رہے ہیں۔ وہ ہماری ذمہ واری کا ایک نیا احساس ہے۔ جو ہم میں پیدا کر رہے ہیں۔ ہم کو ایک خاص مقصد اور غرض کے لئے رکھا جا رہا ہے۔ اور وہ مقصد وحید اس وقت یہی ہے۔ کہ

دنیا میں امن اور سلامتی ہو

ہم سب سے پہلے اپنے اعمال میں وہ حقیقت پیدا کریں۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہونے سے پیدا ہونی چاہئے۔ اور پھر ان اخلاق اور عادات کو ہم اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں۔ بلکہ وہ اخلاق و عادات متعدی ہوں۔ اور اس طرح ہی یہ کرہ امن پیدا ہو سکتا ہے اس مقصد کے لئے ہم کو زیادہ انتظار اور سوچ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ کام فوراً شروع کر دینا چاہئے اور اس کی ابتدا باہم محبت و اخوۃ کے تعلقات سے ہو۔ پہلے یہ دائرہ خود ہمارے اندر مکمل ہو جاوے ہماری جماعت میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت و اختلاط کا تعلق اتنا گہرا اور مضبوط ہو جاوے۔ کہ کل جماعت ایک فرد واحد کا حکم رکھے۔ اور

من تو شدم تو من شدی

کی پوری مصداق ہو۔ اگر ہمارا کسی سے اختلاف ہے۔ وہ اختلاف خواہ کسی بڑی سے بڑی دنیوی ضرورت یا غرض سے پیدا ہو۔ اور ہم کو اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنی پڑی۔ ہم اس کو فوراً دور کر دیں۔ ہم اگر اس معاملہ میں سچے بھی ہوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے ماتحت

سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کریں

اور اپنے بھائی سے معذرت کر کے دلوں کو صاف کریں۔ اور ایک دوسرے کی ہمدردی۔ غمگساری میں اپنے لئے ایک موت کو قبول کریں۔ پھر اپنے ہمسایوں سے اپنے تعلقات کو محبت اور اخلاص کے رنگ میں تبدیل کریں اور پھر بلا لحاظ مذہب و قوم دوسروں کی ہمدردی ہمارا شیوہ

ہو۔ اور ہم ان کے رنج کو اپنا رنج۔ ان کی تکلیف محسوس کرنے لگیں۔ یہ ہمدردی اور غمگساری کے جذبات اس امر کی تعلیم نہیں دیتے۔ کہ ہم اپنی مذہبی غیرت کو چھوڑ دیں۔ مذہبی حمیت خود ایک حقیقت ہے اور اس کو چھوڑا نہیں جاسکتا۔ بلکہ خود صداقت پسندی ہمیں اس امر پر امادہ کرتی ہے۔ کہ دوسروں سے ہمدردی کریں۔

خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ اور اسلام کے دو عظیم الشان اجزائے ایمان سے ایک ہے۔

پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے ایمان کی تکمیل کیلئے خدا کی مخلوق پر شفقت کا اظہار کریں۔ دنیا اس وقت سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ اس وقت کسی ایسے ہاتھ کی ضرورت ہے۔ جو اسے اس مصیبت سے نجات دے۔ وہ ہاتھ

یہ ہیئت مجموعی حضرت مسیح موعود کی جماعت

جو اپنے امام کی رہنمائی میں لوگوں کے لئے مشعل ہدایت ہے۔ اس لئے اس کام کے لئے اٹھ کھڑے ہو اور اپنے اردگرد ایک

امن کا کرہ پیدا کرو

تو اس قسم کی تحریکات کا صرف ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے۔ خوف و وحشت کے جذبات ایک فرقہ میں ترقی پذیر ہوجائیں گے۔ اور اس لئے مخالف فرقہ کے اندر یہی بے اعتمادی اور اسی نوعیت کی دیگر خصلتیں پیدا کردیں گی۔ بالآخر ہندوستان رفتہ رفتہ ایک مسلح لشکر کی فرودگاہ ہوجائے گا۔ اور ہر شخص کا ہاتھ اپنے بھائی کی گردن پر نظر آئے گا جس کا لازمی نتیجہ ایک خوفناک تباہی ہوگا۔ یہ ہیں وہ خدشات و احتمالات جن سے گریز کرنا چاہیئے۔ یہی سبب ہے۔ کہ میں نے تحریک شدھی کے وسیع پیمانے پر چلائے جانے کے خلاف اعتراض کیا ہے۔

میرے خیال میں ہر شخص کو اس بات کی آزادی حاصل ہونی چاہیئے۔ کہ جن عقاید کو وہ مناسب سمجھے۔ ان کی پیروی کرے۔ نیز ہندو جماعت کا دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا رہنا چاہیئے۔ کہ جس کا جی چاہے۔ اندر داخل ہوجائے۔ جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں "تحریک شدھی کی بنیاد مختلف اسباب پر ہے۔ اور ناپسندیدہ طریقہ پر اس کو چلایا جارہا ہے۔ بجائے امن و یکجہتی کے جو حقارت و بے اعتمادی اور تلخی کے جذبات پیدا ہوگئے ہیں۔ اور رواداری کا قطعی فقدان ہوگیا ہے۔ اور ہم میں سے اچھے اچھے اشخاص بھی قابل شرم شبہات سے بری نہیں

(زمانہ ۲۴ اکتوبر)

آزادی کا مترادف نہیں ہوسکتا۔

گورنمنٹ اگر اس مقدمہ کو واپس لے لیگی تو اس سے اس کے وقار میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ بلکہ اس کی انصاف پسندی کی سپرٹ نمایاں ہوگی۔ کہ جس مرحلہ پر اسے معلوم ہوا۔ کہ اس قسم کے مقدمات مذہبی تبلیغ اور مذہبی مناظرات میں ایک ناجائز مداخلت ہے۔ تو اس نے مذہبی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے مقدمہ واپس لے لیا۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ آریہ اخبارات نے اور دوسرے مذہبی اخبارات نے اس سوال پر اب تک کیوں خاموشی اختیار کی ہے کیا اس لئے۔ کہ یہ مقدمہ پیغام صلح کے خلاف ہے؟ امید ہے۔ کہ اس معاملہ پر غور کی کیا جاوے گا۔

تحریک شدھی و سنگھٹن پر پنڈت جواہر لال

پنڈت جواہر لال نہرو جو حال میں گرفتار ہوکر رہا ہوئے ہیں۔ ایک سیاسی لیڈر ہیں نے شدھی اور سنگھٹن کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ اس قابل ہیں۔ کہ ان تحریکوں کے حامی انہیں غور سے پڑھیں۔

"میں جب ہندو مہا سبھا بنارس کے جلسے سے چلا ہوں۔ تو میرا یہ خیال درجہ یقین تک پہنچ گیا ہے۔ کہ اس تحریک کی غرض و منشا محض سیاسی ہے اس لئے میں اس تحریک سے اتفاق نہیں کرتا۔ کیونکہ اس تحریک کا نتیجہ ایک اور محض ایک ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ تحریک ہندوستان کی تمام قوتوں اور جماعتوں کی بربادی اور تباہی کا باعث ہوگی۔

دنیا کی کوئی تحریک آج تک سرسبز نہیں ہوئی۔ جس کی بنیاد خوف و دہشت پر رکھی گئی ہو۔ اور جس کی آبیاری منافرت سے کی گئی ہو۔ منطق کی رو سے اگر دیکھا جائے

پیغام صلح کا مقدمہ وائسرائے کی تقریر کی روشنی میں

پیغام صلح کے خلاف جو مقدمہ ایک مذہبی اور جوابی مضمون کی بنا پر دائر کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اس سے پہلے بھی الحکم میں پروٹسٹ کیا جاچکا ہے۔ یہ پروٹسٹ اصولی طور پر ہے۔ نہ کسی قانونی نقطہ خیال سے اس لئے کہ اس بحث کے لئے عدالت ہی بہترین مقام ہے۔ اور اگر گورنمنٹ پنجاب نے مذہبی آزادی کے اصول کو قائم رکھنے کے لئے اس مقدمہ کو واپس لیا۔ تو جو ایڈیٹر کے قانونی مشیر اپنے فرض کو انشاء اللہ پورا کریں گے۔

جناب وائسرائے صاحب نے لاہور میں جو تازہ تقریر فرمائی ہے۔ اس میں انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ

ہندوستان میں برطانوی گورنمنٹ مذہبی معاملات میں بالکل مداخلت نہیں کرتی۔ بلکہ ان کو بلا روک ٹوک اپنے کام کرنے کی آزادی دینے کے لئے کام کرتی ہے۔

وائسرائے بہادر کی اس تقریر کی روشنی میں پیغام صلح کے خلاف مقدمہ کرنا کسی صورت میں مذہبی

نمبر وصیت ۲۰۵

میں شمشاد علی خان ولد تاج خان قوم راجپوت ساکن کلانور ڈاکخانہ تحصیل و ضلع رہتک۔ (پنجاب) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) میں اپنی ماہوار آمدنی جس قدر سرکاری اور دیگر ضروری اور بے اختیاری وضعات کے منہا کرنے کے بعد دسواں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور وصیت کا غلط ہونا کوئی امر نہ ہوگا۔

گواہ شد	گواہ شد
محمد سعید الحسن مختار احمدی بقلم خود	محمد احسان الحق ہیڈ کلرک ناظر عدالت جج صاحب
مختار عدالت دیوانی فوجداری و دیگر	مقام مونگیر

خاکسار۔ شمشاد علیخان بقلم خود وصیی
آئی۔ سی۔ ایس
۷ جولائی ۱۹۲۳ء

قادیان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ (۱) آپ مہمات دینیہ کے انصرام میں مصروف ہیں۔ (۲) موسم ابر آلود ہے۔ اور بعض موسمی عوارض بخار وغیرہ مہلک نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ کے مقام کو ہر طرح محفوظ رکھے آمین (۳) سالانہ جلسہ کے لئے طیاریوں کا باقاعدہ کام شروع ہوگیا ہے۔ لجنہ اماء اللہ مستورات کچھ لئے طیاریوں میں سرگرمی سے حصہ لے رہی ہیں۔

خواجہ کمال الدین صاحب کا اپنا بیان

خواجہ کمال الدین صاحب کے انکار احمدیت پر جو مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کے متعلق قدرتی طور پر انکے دوستوں میں تشویش ہونی چاہئیے تھی۔ انہوں نے الحکم کے بیان کو عناد کا نتیجہ قرار دیا حالانکہ الحکم کو کبھی خواجہ صاحب کی ذات سے کوئی عناد نہ تھا نہ ہے۔ اور نہ ہونے کی کوئی وجہ ہے۔ مجھ کو ذاتی طور پر ان سے ہمیشہ ایک للّٰہی محبت تھی۔ اور جب تک انہوں نے صحیح اور سلامتی کے راستہ کو چھوڑا نہیں ہمیشہ ان کے متعلق اپنے اخلاص کا اظہار بذریعہ الحکم کیا۔ لیکن جب انہوں نے جماعت کو کسی غلط راستہ کی طرف لے جانا چاہا میں نے دیانت داری سے اس کی مخالفت کی۔ غرض الحکم کی اس تحریر کو مشکوک کرنے کی کوشش کی گئی۔ میں نے ظاہر کیا تھا کہ ہمارے پاس مصر کے اخبارات موجود ہیں جن میں خواجہ صاحب کا بیان چھپا ہے۔ اس لئے میں آج انکے مضمون مندرجہ المعظم مورخہ ۲۲ اگست سنہ ۱۹۲۳ء کا ترجمہ چھاپ دیتا ہوں۔ قارئین کرام خود اندازہ کر لیں کہ خواجہ صاحب کہاں سے کدھر چلے گئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بزرگواران اصحاب المعظم

میں جب فریضہ حج سے فارغ ہو کر مصر واپس آیا تو مجھے میرے دوست استاذ احمد بک عجیب ابراہیم محامی نے "اظہار" کی چند عبارتیں دکھلائیں۔ ان تحریروں کے راقموں کا گمان ہے۔ کہ میں فرقہ قادیانی اور جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے انکے درمیانی مناقشات کو انکے معتقدات کے ابتدا میں دیکھا ہے۔

چونکہ میں اسبات سے جو میری طرف منسوب کیگئی ہے بہت دور ہوں۔ اور اس کے مشتہر کرنیوالوں کی غرض کو نہیں جانتا۔ لہذا میں مختصراً اپنی انگلستان کی دینی خدمات کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ لوگ حقیقت حال سے واقف ہو جاویں۔

میں اسوقت سے جبکہ میں انگلستان کو سفر کیا تھا ۱۹۱۲ء میں آج تک دین اسلامی کی خدمت کر رہا ہوں۔ جو کہ محض ابتغاءً لوجہ اللہ ہے۔ اور اس کے لئے میں کسی سے کسی قسم کی جزا اور کسی قسم کے شکریہ کا طالب نہیں ہوں۔ (لا نرید منکم جزاء ولا شکورا۔ یہ صیغہ مضارع ہے جو کہ استقبال پر بھی شامل ہے) میں ابتدا اس کے لئے اپنی بلکہ خاص اپنی کمائی کو صرف کر رہا ہوں۔ اور تمام اخراجات کو میں ہی برداشت کر رہا ہوں۔ میں شروع سے مذہبی اختلافات سے الگ رہا ہوں اور ان میں کسی قسم کا حصہ نہیں لیا ہے۔ اور یہی میرے مد نظر رہا کہ میں آئندہ بھی فرقہ بندیوں۔ اور انکے کسی قسم کے مناقشات میں داخل نہ ہونگا۔ اگر میں اسبات سے نہ ڈرتا کہ دعوت اسلام کو جسے میں نے اپنی ضعیف حالت میں ایک مقدس دینی فرض (جیسا کہ وہ دوسرے قدرت رکھنے والے مسلمانوں پر بھی ہے) سمجھ کر اپنے ذمہ لیا ہے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو میں "الاھرام" کے نامہ نگار کا جواب نہ دیتا اور سکوت اختیار کرتا۔

میری دینی حالت قویہ ہے کہ میں دعوت اسلام کرتا ہوں۔ اور اپنے دوستوں کو اپنے عمل میں اشتراک کے لئے بلاتا ہوں۔ تاکہ وہ میرے شریک ہوں۔ اور اس معاملہ میں میرے قوت بازو بنیں۔ اسلئے مجھ پر واجب ہوا کہ انکو اپنے معتقدات سے آگاہ کروں۔ اور میں امید کروں گا کہ اب کسی قسم کا شک میرے متعلق کبھی نہ کیا جاویگا اور نہ کوئی شک کا موقعہ باقی رہیگا۔ میرے عقائد خالص اسلامی ہیں۔

(۱) اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ اور میں پانچ بنائے اسلام کے اعتقاد رکھتا اور میں کعبہ کی طرف نماز میں منہ کرتا ہوں۔ (شطر المسجد الحرام) میرا عقیدہ ہے۔ کہ نبی کریم صلعم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کے بعد ہر ایک دعویٰ نبوت کرنیوالا اور کسی نبی کی تصدیق کرنیوالا خارج از اسلام اور کافر ہے۔ اور میرا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آسمانی کتابوں سے آخری کتاب ہے۔ اور میرا اعتقاد ہے کہ کلام اللہ تنسیخ و تبدیل کے قابل ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ اور نہ اس میں تحریف ہوگی۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔

پس ہر ایک شخص جو اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی جرأت کرتا ہے۔ یا کہتا ہے کہ اس میں سے کچھ منسوخ ہے کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے۔ پس میرا عقیدہ اہل السنۃ والجماعت کا عقیدہ ہے۔ اور میرا مذہب ابو حنیفۃ النعمان کا مذہب ہے۔

اور یہ باتیں میرے مرکز وجود کے ساتھ مختص ہیں اور میرا انگلستان میں ووکنگ کے مشن کا قائم کرکے اور وہاں جانا میری اپنی ذاتی کوشش سے ہے۔ اس کو میں نے خود قائم کیا اور اس کو میں نے شروع کیا۔ اور میں نے اس کے لئے اپنا مال خرچ کیا ہے۔ اور اپنی طاقت کو خرچ کیا ہے۔ اور اس کے لئے اپنی جان کو وقف کیا۔ اور میں اس کیلئے کسی کا ایجنٹ نہ تھا۔ اور کسی کی طرف سے بھیجا نہ گیا تھا۔ یہ میری شخصی کوشش کا نتیجہ تھا۔

اور میری روانگی میں (انگلستان جاتے ہیں) سوائے میری ذات کے اور کسی کا دخل نہ تھا۔ اور کسی قسم کا کوئی تعلق اسمیں قادیان یا حرکۃ احمدیہ کا نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ ہاں میرے بعض ہندی مسلمان بھائیوں اور خصوصاً وہاں کے رؤسا اور والیان ریاست مثلاً حیدرآباد۔ بھوپال۔ رامپور۔ والیوں نے میرے وہاں جانے میں میری مدد کی مگر میرے اس مشن کو قائم کرنیکے تین سال بعد اور اب وہ برابر میری مدد کرتے ہیں۔ اور وہ میری شخصی حالت کو اور میرے معتقدات کو بخوبی جانتے ہیں۔ کیونکہ میں انہی لوگوں میں سے ایک ہوں۔ اور یہاں جو "الاھرام" میں میرے متعلق لکھتے ہیں وہ میری شخصیت اور معتقدات میں شک کرتے ہیں اور وہ مجھ کو نہیں جانتے۔ اور میں اسبات کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میرا مطلقاً کوئی واسطہ نہیں ہے قادیانی فرقہ سے۔ یا حرکۃ احمدیہ سے مشترکات ہیں۔ اور بسا اوقات میں ان لوگوں میں سے ہوں۔ کہ اکثر پہنچتی ہیں ان کو ان کی لعنتیں۔ انکی برائیاں بسبب میرے ان کو کافر کہنے کے۔

میں اسبات کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے نہ تو بذریعہ مال اور نہ بذریعہ کسی اور چیز کے حکومت کی امداد حاصل کی۔ جیسا کہ لوگ گمان کرتے ہیں۔ اور میں ان تمام باتوں سے بری ہوں۔ اور اپنی خدمت دین میں مشغول ہوں۔ اور اپنی کوششوں میں لگا ہوا ہوں۔ جن میں اللہ نے مجھ کو بہت بڑی کامیابی عطا فرمائی ہے۔

مسجد ووکنگ کو بیگم صاحبہ بھوپال نے بنوایا ہے اور میں اس مسجد کا امام ہوں۔ انکے نائب مقرر کرتے سے اور ان کے حکم سے اور ہندوستانی لوگ میرے اخلاص اور میری نیت کی صفائی اور خلوص کو خوب جانتے ہیں۔ میں نے اپنے انگلستان کے قیام کے آخری دس سال میں بہت ہی تالیف کا کام کیا ہے۔ اور اس عرصہ میں دس ہزار رسالہ سے زیادہ شائع کیا۔ میری تصنیفات اور رسالہ اشاعت الاسلام کو دیکھنے والے حیرت میں رہ جائیں گے۔ جب وہ سنیں گے کہ الاہرام میں ایسا ایسا چھپا ہے۔ کیونکہ بلحاظ حقیقت کے آپس میں متخالف ہیں۔ حق وہی ہے جو میں کہتا ہوں۔ اور "الاھرام" میں جو وہ اور جو میں بیان کرتا ہوں۔ اصل حقیقت دونوں ایک دوسرے کے نقیض واقع ہوئے ہیں۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔

میں اس فرصت کو غنیمت سمجھتا ہوں۔ کہ میں اپنے مصری بھائیوں کے آگے اصل حقیقت کو بیان کر دوں اصالتاً اور نیابتاً اپنے رفیق حاجی فاروق لارڈ ہیڈلے کی طرف سے۔ فقط۔

خواجہ کمال الدین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت استاذی خلیفۃ المسیح اوّل کے خاص مجربات

۱- حبِ مسیح - عطیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مقوی معدہ - ہاضم طعام - دافع درد معدہ وقبض ودرد مفاصل اور خونی قبض وامراض اطفال درد شکم قبض وبخار وکھانسی اور ڈبہ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے - قیمت فی شیشی ۸ [illegible]

۲- کشتہ طلاء - یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے تیار کیا گیا ہے - تقویت اعضاء رئیسہ دل - دماغ - جگر معدہ اور باہ کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے - نہایت درجہ کا فرحت افزا اور حفظ صحت کیلئے بس اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ایکدفعہ ضرور آزما کر فائدہ اٹھائیں - قیمت فی خوراک ۲ روپے فی پینکرہ خوراک [illegible]

۳- محبوب مقوی [illegible] [illegible] مقوی اعصاب [illegible] دماغ [illegible] [illegible]

۴- روغن اکسیر اعصاب - جو تمام قسم کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

۵- اکسیر جریان - جو [illegible] [illegible] [illegible] رکھنے کیلئے بس ایک تریاق ہے - قیمت [illegible]

۶- اکسیر سوزاک - [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

۷- اکسیر نسوان - [illegible] [illegible] شکایت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت [illegible]

۸- سرمہ مرواریدی - یہ سرمہ صحت بصارت کیلئے نہایت مجرب ثابت ہوا ہے - [illegible] [illegible] [illegible] قیمت فی تولہ چار روپیہ (للعہ) ۔

نوٹ - [illegible] ادویہ کے [illegible] وصفات بیان کئے گئے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ادویہ نہایت [illegible] [illegible] ہیں

خاکسار حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص احمدی ہیں اور علم طب میں اچھا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے مجھے اعتقاد ہے کہ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہونگی -

خاکسار مرزا محمود احمد

مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد

دفتر الحکم کی یہ خصوصیت ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے **ملفوظات** اور مکتوبات وغیرہ کو محفوظ کرنے میں ہر ممکن سعی کی ہے - اسوقت تک مکتوبات کے کئی حصے شائع ہو چکے ہیں - حضرت اقدس کے مخلص اور جان نثار مریدوں کے نام جو مکتوبات ہیں ان کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا - میری قادیان سے غیر حاضری کے سبب بند ہو گیا - میں اب رفتہ رفتہ ان تمام کاموں کو جو جاری تھے ترتیب دے رہا ہوں چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں - میں چاہتا ہوں کہ جلد جلد ان تحریروں کو شائع کروں - اس سلسلہ میں مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد عنقریب جلد تیار ہونیوالی ہے - اس جلد میں حضرت

چودھری رستم علی خان صاحب کے نام

مکتوبات ہیں :-

چودھری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں سے تھے - اور جیسے ہے وہ سلسلہ میں داخل ہوئے ایک منٹ کے لئے بھی کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا - اور [illegible] سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے -

میں چاہتا ہوں کہ مکتوبات کی اس جلد کے ساتھ [illegible] صاحب کے کچھ حالات زندگی بھی لکھ دوں - اسلئے جماعت کے مخلص [illegible] [illegible] [illegible] صاحب **مرحوم** کے متعلق کوئی واقعہ انہیں معلوم ہو تو مجھے [illegible] [illegible] [illegible] سلسلہ اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے کہ احباب کثرت سے انکو خرید کریں - دو نو [illegible] **دفتر الحکم** میں [illegible] جاتی ہیں -

مرآۃ الجہاد

آریوں کی طرف سے مسئلہ جہاد پر بہت اعتراض کئے گئے ہیں لیکن اہم معقول تردید پر ایک خاص کتاب کی بڑی ضرورت تھی آریوں نے شدھی کی تحریک کی بنیاد اسی پر رکھی ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا ہے - اس کتاب میں اس مسئلہ کی حقیقت **علمی - تاریخی** حیثیت سے اس قابلیت سے بیان کی گئی ہے کہ بے اختیار مصنف کی محنت اور بحث کی داد دینی پڑتی ہے - اس کتاب میں آریوں کے قتل وغارت لوٹ مار اور ظلم اور زیادتیوں کا تاریخی ثبوت ایک خاص فصل میں دیا ہے - کتاب قابل دید ہے اور اسکی کثرت اشاعت کی ضرورت ہے - ۲۱۲ صفحہ کی کتاب ہے - اور [illegible] فیصلہ کے حساب سے دفتر الحکم قادیان سے ملیگی محصولڈاک اسکے علاوہ ہے -

یہ کتاب مولوی سید وزارت حسین صاحب اوریتی (مونگیری) کی تالیف ہے -

دفتر الحکم کی کتابوں میں خاص رعایت

اللہ تعالیٰ کے بعض خاص **فضلوں** اور **انعامات** کی شکرگذاری کے لئے میں اعلان کرتا ہوں - کہ مندرجہ ذیل کتب ذیل کی رعایتی قیمت پر دی جائیں گی - اور یہ میعاد آخر جنوری ۱۹۲۴ء تک ہوگی -

ترجمۃ القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے درس قرآن مجید دیتے ہوئے نوٹس اور حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیفات سے اخذ کردہ تفسیر کو لیکر یہ پارے مرتب کئے تھے - احمدی جماعت میں قرآن مجید کی خدمت اور اشاعت کا سب سے پہلا موقعہ اسی خاکسار کو ملا - یہ پارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول بھی ہوئے ہیں - اسوقت دفتر الحکم میں پارہ نمبر ۵ و ۱۶ و ۱۷ اور پارہ نمبر ۳ موجود ہیں - ۵ پارہ ۲۲ - ۲۶ - ۲۸ - ۲۹ کی بھی چند کاپیاں ہیں - اس پیشتر فی پارہ کا ایک روپیہ ہدیہ ہوتا رہا ہے - اب پارہ نمبر ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ دو دو آنے [illegible] [illegible] [illegible] جاویں گے - زیادہ کے خریدار [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت مسیح موعودؑ کی سوانحعمری

حضرت مسیح موعودؑ کی لائف کے حصہ میں پہلے دو نمبر قیمت ہر دو کی جو مجلد ہیں دو روپیہ [illegible] سوانحعمری کے سلسلہ میں شمائل واخلاق کی جلد بھی تیار ہو رہی ہے اور انشاء اللہ العزیز جلد ہی نکل جاوے گی -

تہذیب - بچوں کو اخلاق اور آداب سکھانیکا سلسلہ اس چھوٹے سے رسالہ میں احکام طہارت سکھائے گئے ہیں - قیمت ار

مکتوبات احمدیہ - حضرت مسیح موعودؑ کے مکتوبات قیمت فی جلد [illegible]

ادعیۃ القرآن - قرآن مجید کی دعائیں جو قاضی اکمل صاحب ترجمہ کی ہیں - قیمت ار

برہان الحق - عیسائیوں کی تردید میں ایک بینظیر رسالہ [illegible] [illegible]

احمدی خاتون کے فائل - رسالہ احمدی خاتون کے کچھ فائل بھی دفتر الحکم میں موجود ہیں - اور وہ ملتے ہیں - ہر ایک سال کے فائل کی قیمت [illegible] اسی رسالہ میں مستورات اور بچوں کی تعلیم وتربیت کا بہت بڑا قیمتی ذخیرہ موجود ہے -

تاریخ مالابار - مجاہد مصری کی حقیقت جو اس رسالہ کی [illegible] [illegible] [illegible]

جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء کے وعدے

میں نے ایک تحریک اخبار الفضل مورخہ ۴؍ ستمبر میں شائع کی تھی۔ پھر اس کے بعد ایک مفصل تحریک معہ اجناس و اشیاء مصارف جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء کی فہرست بذریعہ سرکلر تمام جماعتوں میں ارسال کی تھی۔ اسوقت تک جو وعدے اس مد میں ہوئے ہیں ان کو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ اور اخیر اکتوبر تک جسقدر وعدے اس مد میں ہونگے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اخبار میں شائع کر دیئے جائیں گے۔

اس سال کا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ایک بڑے پیمانہ پر ہوگا۔ اسواسطے ضرورت ہے کہ تمام جماعتیں اس میں پوری سعی اور محنت سے حصہ لیں۔ جہاں تک ہو سکتا ہے اس مد میں ہر ایک دوست سے کچھ نہ کچھ وصول کیا جاوے تب ہی امید کی جاسکتی ہے کہ اس مد کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ اسوقت تک جو وعدے ہوئے ہیں۔ وہ بالکل ناکافی ہیں۔ ابھی تک بڑی بڑی کسی جماعت سے بھی وعدہ نہیں آیا۔ انکو بھی میں اس چٹھی کے ذریعہ بیدار کرتا ہوں۔ وہ برائے مہربانی فوراً میری تحریک کو اپنی اپنی جماعتوں میں پیش کریں۔ اور ہر ایک صاحب سے وعدہ لیا جاوے اور ان وعدوں سے اطلاع کریں۔ تاکہ تسلی ہو۔ یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ہر ایک جماعت کو نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنا چندہ جلسہ سالانہ کا جو بھی ارسال کریں گی۔ وہ ان کے بجٹ میں سالِ رواں یعنی ۲۳ء و ۲۴ء میں مجرا دیا جاویگا۔

ابھی تک جن جماعتوں کی طرف سے جلسہ سالانہ کا وعدہ موصول نہیں ہوا۔ ان کو بھی اخبار کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جلدی وعدے لیکر مجھے مطلع فرماویں تا ان کے وعدوں کو اخبار میں دے سکوں۔ ذیل میں اب تک کے موصولہ وعدوں کو لکھ دیتا ہوں۔

(۱) چک ۵۵ محمود پور۔ گھی ۱۸ سیر اور ۱۵ نقد۔

(۲) جماعت منٹگمری ڈھلائی لکڑی جلسہ سالانہ۔ جماعت منٹگمری کے سیکرٹری صاحب کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے۔ کہ لکڑی چونکہ عنقریب آنیوالی ہے۔ اس لئے انکو چاہیئے کہ وہ ڈھلائی جو فی الحال کم از کم ۳۰۰ روپیہ ہے جلدی ارسال فرماویں۔ کمی و بیشی کا حساب بعد میں عرض کیا جاویگا۔

(۳) جماعت کریٹری و افغاناں از صوفی محمد یعقوب خان صاحب شفاخانہ قادیان۔ رنگ شدہ ایک دبہ۔ خمیرا محمود ایک ڈبہ۔ عرق کیوڑہ ایک بوتل۔

(۴) محمد عبداللہ قادیانی پسر میاں کریم بخش صاحب باورچی لنگر خانہ حال سیالکوٹ۔ دال مونگ ۲۰ سیر، چینی ۳۰ سیر۔

(۵) چوہدری نورالدین صاحب نمبردار چک ۷۶ چونڈہ۔ لکڑی دو ہزار من۔ چوہدری صاحب نے سالم لکڑی اس سال کے جلسہ کیلئے دینے کا وعدہ فرمایا ہے انکے ایک خط سے علم ہوا ہے۔ کہ جو آپ لکڑی کا ایک بڑا حصہ خرید کر ارسال فرمائیں گے۔ یہ خرچ ایک بڑا خرچ کا حصہ ہے۔ جو چوہدری صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو اجر عظیم عطا فرماوے اور ان کی اس خدمت کو قبولیت کا شرف عطا کرے۔ اور ان کی دلی مرادوں کو بر لاوے۔ واضح رہے کہ گذشتہ سال بھی چوہدری صاحب نے تین گاڑی لکڑی جلسہ کیواسطے عطا فرمائی تھی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۶) جماعت کوہاٹ۔ نمک سالم و پسا ہوا۔ قیمتی ۷؍ ۲ہ۔ یہ بلحاظ جماعت کوہاٹ کے اخلاص کے یہ رقم کم تھی میں نے لکھا تھا کہ اس سے دو چند فرماویں۔ تو ان کا جواب آیا ہے۔ کہ دو چند کی بھی کوشش کی جاوے گی۔ مگر تاہم بھی اس رقم سے زیادہ ہی ارسال کرنیکی پوری سعی ہوگی۔

(۷) چوہدری عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار نرائن گڑھ بحساب جماعت انبالہ ایک ٹین گھی۔ چوہدری صاحب کی خدمت میں مجھے عرض کرنا ہے کہ اگر ایک ٹین گھی کا نا آسکے تو کم از کم للعہ اس کے بدلہ داخل فرماویں۔

(۸) ملک عطاء اللہ صاحب کلرک نصیر آباد دار چینی ۵ سیر۔ یہ رقم وصول ہو چکی ہے۔

(۹) منشی رحمت اللہ صاحب پٹواری حلقہ بلوچاں۔ بحساب جماعت سنور۔ دار چینی ۲ سیر اور ایک حصہ آرد ہے۔ کل رقم ۲۵ روپیہ۔

(۱۰) ماسٹر خیرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر امراوتی۔ دو حصہ آرد ۲۵ بحساب جماعت اکولہ برار۔ سی۔ پی۔

(۱۱) مولوی انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ۵۰ للعہ۔

(۱۲) مستری عبدالغنی صاحب گلاس ورکس بالا وال۔ بجنور چھتی ہار بکین۔ قیمتی ۲۵ للعہ۔ آپ چھنیاں ماہ ستمبر میں دفتر جلسہ سالانہ میں براہ راست ارسال فرما چکے۔

(۱۳) جماعت گوکھووال چک ۲۷۹ ضلع لائلپور۔ ایک ٹین گھی۔ میں نے ان کی خدمت میں لکھا ہے۔ کہ یہ جنس بہت کم ہے بلحاظ جماعت کی مقدار کے۔ اسے دوگنا کم از کم کیا جاوے۔

(۱۴) مکرمی ڈاکٹر غلام غوث صاحب وٹرنری انسپکٹر غازی پور بحساب جماعت قادیان۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا مکان جس کا کرایہ ۲ ماہوار ہے۔ چھ ماہ کے لئے بلا کرایہ دیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ گویا ڈاکٹر صاحب نے ۱۲ روپیہ جلسہ سالانہ میں عطاء فرمایا ہے۔

(۱۵) جماعت بٹالہ۔ نمک ۱۸ من۔

(۱۶) غلام حسین صاحب گھی ۱۰ سیر۔

(۱۷) جماعت صدر گوگیرہ معہ اوکاڑہ ۷ عہ۔

(۱۸) جماعت سنور نمک للعہ۔ لکھا گیا ہے کہ دو روپیہ قسم کا نمک ۲ روپیہ کا دیں۔

(۱۹) جماعت پنام تحصیل گڈھ شنکر۔ ضلع ہوشیارپور ۵ نقد۔ جالندھر اور ضلع ہوشیارپور کی باقی کسی جماعت سے ابھی کوئی وعدہ موصول نہیں ہوا۔ ان کی توجہ بہت درکار ہے۔ ضلع ہوشیارپور بلحاظ احمدیہ آبادی چوتھے نمبر پر پنجاب میں ہے۔ اسکا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

(۲۰) عبدالرزاق صاحب کتا نور ۷۵ گز کھدر۔

(۲۱) جماعت ڈیرہ غازیخان ۲۵۔ یہ رقم انکی حیثیت کے لحاظ سے اقل ترین ہے۔ کم از کم ۱۵۰ چاہیئے۔ (۲۲) مولوی محمد احسان الحق صاحب بھاگلپوری ۲ (۲۳) جماعت خوشاب ۲ نقد۔

(۲۴) جماعت سیلون۔ چائے وغیرہ۔

(۲۵) بھینی متصل شرقپور۔ لکڑی اور للعہ روپیہ اگر لکڑی نہ ہو سکی تو ۹ روپیہ۔

(۲۶) شیخ نور احمد صاحب مختار عام حضرت اقدس ۱۰ نقد۔

(۲۷) جماعت پسرور ساز خانم بیگم اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہرہ تحصیل پسرور صابن سن لائٹ ۲ ر مریم دختر ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہرہ کپڑا برائے چادر ۲۰ گز ۲ عزیزہ " " دیاسلائی ۴ گرس ۱ عہ۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہروی نے اپنا وعدہ نہیں فرمایا۔ آپ نے لکھا ہے کہ دیگر احباب سے بھی وعدے لیکر اطلاع کرونگا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۲۸) چوہدری پھجو خان صاحب۔ فارسٹ رینج دم میں پنجاب بجماعت قادیان شہر ۲ دیئے لکھا ہے کہ کم از کم اسے سہ چند یعنی ۱۵ روپیہ کریں۔

آج ۲۲؍ اکتوبر ۱۹۲۳ء تک یہ کل وعدے ہیں۔ ابھی ایک کثیر حصہ جماعتوں کا باقی ہے جن سے کوئی وعدہ نہیں آیا۔ میں نے بعض جماعتوں کو الگ خطوط کے ذریعہ سے بھی لکھا تھا۔ میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ ابھی تک ان میں سے چند نے جواب دیا ہے۔ باقی کی طرف سے جواب نہیں آیا۔

ہر ایک جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ میرے خطوط کا فوراً جواب دیا کریں۔ اور جماعتیں اخیر اکتوبر تک جلسہ سالانہ کے تمام وعدوں سے اطلاع کریں۔

جلسہ سالانہ کے لئے اسقدر عرض کرنے کے بعد میں اپنے احباب کو ایک اور ضروری اور واقعہ ضروری کام کے لئے توجہ دلائے بغیر بھی نہیں رہ سکتا جس کیلئے سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا کے پاک مسیح موعودؑ نے قائم کیا۔ وہ ہے تبلیغ اشاعت جس کیلئے اسوقت خاص طور پر ایک خاص محکمہ بنایا گیا ہے اور اس فنڈ کا نام ہے ملکانہ فنڈ کے وعدے بہت باقی ہیں۔ اور بہت سے دوست ہیں جو سو سو روپیہ دے سکتے ہیں لیکن ابتک انہوں نے نہ چندہ دیا ہے اور نہ وعدہ لکھایا ہے۔ اخیر پر اتنا نوٹ اور دیکر اسکو ختم کرتا ہوں۔ کہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک چندہ ارسال کر دینا نہایت ضروری ہے۔ والسلام :۔

خاکسار

عبد المغنی۔ ناظر بیت المال قادیان :۔
۲۲؍ ۱۰؍ ۲۳